بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سُبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

BADR بدر QADIAN

قادیان ضلع

Registered No. L. CCLXXXVIII

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درا | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

جلد ۱۲ | سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق سنہ ۱۹۱۲ء مطابق | نمبر ۲۰

۴ - ذی الحجہ | بروز جمعرات | ۱۴ - نومبر | ۳۰ - کاتک

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم** - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہماں از حضرتِ احدیت است — منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست — منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں- اہل بیت حضرت مسیح موعود ہر طرح سے خیریت ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط پورٹ سعید سے آیا ہے الحمدللہ خیریت سے ہیں- نیز تحریر فرماتے ہیں کہ جہاز میں چند ایک دہریہ مت اشخاص سے گفتگو ہوئی انکو خوب طرح سے سمجھایا جس پر وہ دہریہ قائل ہو کر کہنے لگے - کہ آپ جیسی مدلل تقریر ہم نے کبھی نہیں سنی - آپ کی ہر کلام کے ساتھ دلائل ہیں انھوں نے وعدہ کیا کہ ہم آپ سے سلسلہ خط و کتابت جاری رکھیں گے ۔ آپ جماعت کے واسطے خاص طور سے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں اور تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے ہیں + امرتسر میں ایک احمدی واعظ کا پبلک لکچر نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا +

نوٹ:- ۲۶۳ سے لیکر ۲۶۶ تک صفحہ کاتب کی غلطی سے دو دو ضمیمہ بدر پر لگ گئے ہیں- ناظرین ۲۶۳ سے ۲۹۰ تک اپنے

آیا ہے اور فرماتے ہیں سمندر آرام سے ہے ۔ تے و سر درد و گھبراہٹ (خلیفۃ المسیح) کی دعا سے نہیں ہوئی - جہاز ایک روز کچھ بگڑ گیا تھا اس وقت دعا بہت ہوئی - موت کا نقشہ آنکھوں کے روبرو آگیا- دو گھنٹے کے بعد جہاز درست ہو کر چلنے لگا- عجب آرام سے گذرتی ہے - جو تکالیف سنتے تھے ان کا نام و نشان نہیں ہے اسد پاک تھے رفیق و خدمتگار عطاء فرمائے ہیں آپ دعا فرماتے رہیں- میں ہر ایک احمدی کے لئے دعا کرتا ہوں - بورڈنگ اور مدرسہ کے استادوں اور لڑکوں کے لئے دعا کرتا ہوں - احمدی وہ کاندار وں کے لئے دعا کرتا ہوں- سب برادران احمدیہ کو سلام اور دعا-

ضروری اطلاع

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ احباب کو تاکید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلام پاک قرآن شریف کو صحیح پڑھنے کی مشق کریں- بالخصوص وہ اصحاب جو وعظ کرتے یا لکچر دیتے ہیں اور انھیں اپنی تقریروں کے دوران میں قرآن پاک کے حوالجات پیش کرنے پڑتے ہیں- انہیں اس معاملہ میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے - خدا تعالےٰ کے کلام کو صحیح پڑھنا خود ایک کار ثواب ہے - پھر دوسروں کے سامنے جہاں موافق اور مخالف ہر قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں اور نکتہ چینی کی طرف جلدی جاتے ہیں- انکے سامنے غلط پڑھنا ان کے لئے ابتلا کا موجب ہو جاتا ہے +

حضرت صاحبزادہ صاحب

حفظ اللہ و سلمہ اللہ کا خط عدن سے آیا ہے۔

اس میں وہ فرماتے ہیں میں آپ سب لوگوں کے لئے خوب دعائیں کرتا ہوں- جہاز میں چکر وغیرہ سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی سمندر ساکن ہے-

یہ خط تو عدن سے آیا ہے مگر حضرت موصوف کا تار پورٹ سعید سے آیا ہے کہ بخیریت مصر پہنچ گئے ہیں اور امید ہے کہ اب وہ انشاء اللہ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے قریب ہونگے - صاحبزادہ صاحب کے اس سفر کی سب سے بڑی غایت یہ ہے کہ وہ مقدس مقامات میں پہنچ کر اسلام اور نصرت اسلام کے واسطے بارگاہ عالی میں دعائیں کریں- اور اس کے ماتحت ان کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ مصر میں کچھ عرصہ رہ کر صحت علوم عربیہ کی تحقیقات کریں- آپ کے رفیق اور ہمارے معزز دوست مولوی فاضل عرب عبدالحی صاحب کا بھی خط آیا ہے وہ بھی بخیریت ہیں اور صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں مصروف ہیں-

سب احباب دعاؤں میں مصروف رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز دوستوں کا حافظ و ناصر ہو- انہیں ان کو مقاصد سفر میں کامیاب و بامراد کرے اور صحت و عافیت اور سلامتی کے ساتھ واپس لائے-

حضرت میر ناصر نواب صاحب

کا خط عدن سے

اخبار اہل فقہ کا ایک سوال اور اُس کا جواب

اہل فقہ- ۴ نومبر- میں حضرت امیر کے اس فتوے پر کہ جو غیر احمدی کو لڑکی دے وہ احمدی نہیں مفصلہ ذیل جوابات چھپے ہیں-

اگر ایک شخص میرزائی ہو جائے اور اس کی بی بی مرزائی نہ ہو تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا-

(۲) بصورت ٹوٹ جانے نکاح کے اگر ایسا مرزائی اپنی غیر مرزائی بی بی کو علیحدہ نہ کرے وہ زانی ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

(۳) علمائے اسلام نے یہ فتوے دیا ہوا ہے کہ مرزائی کو لڑکی نہیں دینی چاہیئے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح مرزائی ہو جائے تو بباعث اسکے کہ مرزائیت ارتداد ہے ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس فتوے کی آپ تصدیق کرتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیوں- جب آپ غیر مرزائی کو لڑکی دینے والے مرزائی کو مرزائیت سے خارج کرتے ہیں اور مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہونے والے کو مرتد لکھتے ہیں اور غیر مرزائیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو کونسا امر اس فتوے کی تصدیق میں مانع ہے-

اگر ایک یہودی مسلمان ہو جائے اور اس کی بی بی مسلمان نہ ہو تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا-

(۲) بصورت ٹوٹ جانے نکاح کے اگر ایسا مسلمان اپنی غیر مسلم بی بی کو علیحدہ نہ کرے تو وہ زانی ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو کیوں؟

(۳) علمائے یہود نے یہ فتوے دیا ہوا ہے (اگر شک ہو تو پوچھ لیں) کہ مسلمان کو لڑکی نہیں دینی چاہیئے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح مسلمان ہو جائے تو بباعث اس کے کہ اسلام ان کے نزدیک ارتداد ہے ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس فتوے کی آپ تصدیق کرتے ہیں یا نہیں- اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ جب آپ یہودی کو لڑکی دینے والے مسلمان کو اسلام سے خارج کرتے ہیں اور اسلام سے تائب ہو کر یہودی ہونے والے کو مرتد لکھتے ہیں اور یہودیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو کونسا امر اس فتوے کی تصدیق میں مانع ہے-

اور ایسے کھلے ہوئے مسئلہ کے جواب میں جس پر آپ کا اور ہمارا اتفاق ہو حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے-

ابو اللیث محمد اسماعیل از قادیان

مادہ فانی ہے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا آریہ مت کش لیکچر بصورت ٹریکٹ چھپ گیا ہے یہ وہی لیکچر ہے- جو بدر میں بھی چھپ چکا ہے- شاہ صاحب سے احمدیہ بلڈنگس لاہور سے منگا سکتا ہے

کلام امیر

ایک شخص کے سوالات اور حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے جواب

مرزا صاحب کس فرقہ میں سے تھے

سوالات (۱) میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مستقل نبی ہیں یا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں اور غلام احمد ہونے کے مصداق ؟

(۲) اگر مستقل نبی ہیں تو اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کا بھی یہ اعتقاد نہیں ہے کہ بعد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اور بھی نبی ہو سکتا ہے ؟

(۳) اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں - اور آپ کی ہی شریعت کے مجدد و مصلح بن کر رسوم و بدعات و تفریق بین المسلمین کے مٹانے اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تازہ کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں - تو اہل اسلام کے فرقہائے متفرقہ میں سے کس گروہ میں شامل اور کن اصول کے موافق لوگوں کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کا حکم فرماتے ہیں ؟

(۴) مرزا صاحب کے نزدیک اسلام کے فرقہائے مختلفہ میں سے وہ کونسا گروہ ہے جس میں خود بھی مرزا صاحب داخل ہیں اور اس کے اصول کے موافق لوگوں کو ہدایت فرماتے ہیں ؟

جوابات - جناب من! بعد سلام مسنون - جواب سوالات تحریر ہیں (۱ و ۲) مستقل نبی اور غیر مستقل نبی کی اصطلاح آپ سے سنی گئی - ہاں البتہ صوفیائے کرام نے تشریعی نبوت میں کچھ امتیاز کیا ہے - حضرت صاحب جو تھے وہ تمام کمالات قرب و مدارج الٰہی کے حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع میں یقین فرماتے تھے اور ایک بال بھی اس کے خلاف کرنے کو کفر و بدقسمتی سمجھتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ناواقف بھی ہیں حضرت شاہ نیاز احمد صاحب بھی فرماتے ہیں ؎

احمد ہاشمی منم عیسیٰ مریمی منم
من نمنم نہ منمنم

خود حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آپ کے پہلے سوال کا جواب اور دوسرے سوال کا جواب بھی ہو چکا (۳ و ۴) حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے - والحمد للہ رب العلمین -

نور الدین - ۲۹ - اگست ۱۹۱۲ء

نابالغہ کا نکاح

عرض کیا گیا کہ ایک نابالغ لڑکی کا نکاح کسی شخص سے کیا گیا تھا اب بالغ ہونے پر وہ لڑکی اس کے پاس جانا نہیں چاہتی - اس صورت میں کیا کیا جائے - فرمایا - لڑکی کا اختیار ہے اس کی اجازت کے بغیر نکاح قائم نہیں رہ سکتا -

بنے روزگار کو نہ چھوڑیں

ایک شخص کا خط آیا - کہ میں پلٹن میں ملازم ہوں - لوگ سخت مخالفت کرتے ہیں - اکثر افسروں کو بھی ہمارے برخلاف کر دیتے ہیں - ہم بہت تنگ ہیں - چاہتے ہیں کہ ملازمت چھوڑ دیں - فرمایا - نوکری نہ چھوڑو - بنے روزگار کو چھوڑنا اچھا نہیں - اپنی حالت کو نیک بناؤ - اور دعا کرتے رہو اور کارخانہ قدرت کے کرشمے دیکھو -

انجمن کا کورم

ایک شخص کا خط آیا کہ ہم یہاں اکیلے ہیں - اور چاہتے ہیں کہ انجمن بنائیں فرمایا - اپنے آپ کو اکیلا نہ رکھو - دعا کرو - اور کوشش کرو خدا تعالیٰ تمہارے ساتھی بنا دیگا - مومن اکیلا نہیں رہتا جب چار پانچ آدمی مل جاؤ - تو انجمن بنالو -

مُردوں سے ملاقات

کسی شخص کے سوال پر فرمایا کہ جو لوگ صاحب نسبت ہوتے ہیں - وہ لوگ توجہ کرتے ہیں - اور باتیں بھی قبر والوں سے کر لیتے ہیں - ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خواجہ قطب کی قبر پر ٹھہرے رہے - میں نے سوال کیا کہ حضور کی آپ کی ملاقات بھی ہوئی ہے یا نہیں - تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں - میں نے پھر پوچھا کہ اگر آپ اُن کو ملنا چاہیں تو کیا مل سکتے ہیں - اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا - کہ اگر یہاں میں کچھ دیر اکیلا بیٹھوں - تو کچھ دیر کے بعد ملاقات ہو سکتی ہے - کیونکہ معلوم نہیں یہ لوگ کس عالم میں ہیں اس لئے بہت توجہ کرتے کرتے اُن کی ملاقات ہو جائیگی فرمایا صاحب نسبت جو لوگ ہوتے ہیں - اُن کی ملاقات ہو جاتی ہے - میں نے کبھی توجہ نہیں کی - باوجود اس کے میں نے بھی مُردوں سے باتیں کی ہیں - سوال کنندہ نے پھر سوال کیا کہ اس وقت کیا حالت ہوتی ہے ؟

فرمایا - بیداری سے بڑھکر ہوش ہوتی ہے - ایک دفعہ میں سو گیا تو میرا ایک بھائی تھا فوت شدہ - اُس کے ہاتھ میں لطیف قرآن شریف تھا - میں نے قرآن شریف کو دیکھکر اُس سے مانگا تو چونکہ میرے ہاتھ میلے تھے اور حقیقت میں بھی میلے تھے دھوئے ہوئے نہ تھے اس لئے اُس نے کہا کہ ہاتھ دھو لو تب یہ قرآن شریف تم کو دونگا -

فرمایا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف کو ہمیشہ صاف ہاتھوں سے پکڑنا چاہیئے ؟

قومی تاریخ

فرمایا جب کسی قوم کو اپنی تاریخ بھول جاتی ہے - تو غیرت اُٹھ جاتی ہے اب مسلمانوں کو اپنی تاریخ بھول گئی ہے -

مسلمان اور یہود

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں نے مخالفین سلسلہ کو ایک جگہ لکھا تھا - کہ یہود الیاس کے آسمان پر سے آنے کے منتظر تھے اس واسطے انہوں نے مسیح ناصری کو نہ مانا - اور مسلمان مسیح ناصری کے آسمان پر سے آنے کے منتظر ہیں - اس واسطے مسیح محمدی کو نہیں مانتے تو یہودیوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہوا - اس بات پر مخالفین نے جوش میں آکر مجھ پر نالش کر دی ہے - حضرت نے فرمایا - گھبرانے کی بات نہیں - اچھا ہے وہ ثابت کر دیں - کہ اس معاملہ میں ان میں اور یہودیوں میں کیا فرق ہے - آپ نے بھی ان سے فرق ہی طلب کیا ہے - مومن پر ابتلاء آتے ہیں دشمن چاہتا ہے کہ اُس کو آگ میں ڈال دے مگر خدا اپنے بندوں کا محافظ ہے ؟

گھوڑے کا خادم

صاحبزادگان مسیح موعود کے گھوڑے کی خدمت کے واسطے ایک ملازم درکار ہے - تنخواہ مبلغ ہشت روپیہ اور کھانا ملیگا یا مبلغ [illegible] خشک - خط و کتابت بنام صاحبزادہ شریف احمد صاحب ہو -

دعا مدد

از خاکسار سخاوت علی احمدی شاہجہانپوری عرض [illegible] کہ خاکسار کے والد ماجد معہ والدہ صاحبہ بارادۂ حج بیت [illegible] ہو چکے ہیں آپ ناظرین بدر کو اس امر کی طرف توجہ دلادیں کہ جہاں وہ اپنے پیارے محمود و خواجہ صاحب اور جناب میر صاحب قبلہ کے واسطے دعا کریں ساتھ ہی میرے ضعیف والدین جو خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں وہ خود بھی سب احمدی احباب کے واسطے دعا کریں گے ان کے واسطے بھی دعا فرماویں [illegible]

اَلْاِمَامُ الْاَعْظَم

نمبر اوّل

ایک صاحب محمد حیدر اللہ خان نام نے ان دنوں سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں ایک کتاب بنام امام اعظم شائع کی ہے۔ خود تو وہ کسی امام کے آنے کے قائل نہیں۔ اور کتاب میں اس پر بڑا زور لگاتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ ان کا امام اور امام بھی اعظم کہاں سے نکل آیا۔ ممکن ہے کہ یہ صاحب کوئی مولوی ہوں۔ ہمیں ان کے حالات سے آگاہی نہیں۔ لیکن ان کی کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کے حالات اور اُس کی صداقت کے دلائل سے بیچارے بہت ناواقف ہیں۔ بہر حال ہمارے دوست مولوی احمد دین صاحب نے گجرات سے ایک ریویو ان کی کتاب پر لکھ کر بھیجا جو مدلل مختصر اور جامع ہے۔ اس واسطے ہم اُسے اخبار کے دو تین نمبروں میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

اڈیٹر

ضرورت امام اس نام کا رسالہ مولوی حیدر اللہ خان صاحب ساکن جلالپور جٹان ضلع گجرات پنشنر ریاست حیدر آباد دکن نے تالیف کیا ہے۔ عنوان کو دیکھکر یہ خیال گذرتا ہے کہ اس میں امام اعظم کے حالات درج ہوں گے یا ثابت کیا گیا ہوگا کہ کون امام اعظم ہے۔ مگر درحقیقت مؤلف نے ٹٹی کی اوجھل شکار کھیلا ہے۔ اور اُس پُرانی عداوت وکینہ اور بغض کا اظہار کیا ہے۔ جو وہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھتا ہے۔ رسالے کے ٹائیٹل پیج پر لکھا گیا ہے۔ کہ جناب رسالت پناہ روحی فداہ کے بعد کسی اور نبی یا رسول یا مہدی یا مجدد یا محدث یا ملہم یا امام یا الہام کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن مولف اپنے اس دعوے کے ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ بلکہ خود جا بجا اپنے دعوے کی تردید کی ہے۔ مؤلف حیات مسیح کا قائل ہے اور ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ مسیح ناصری دوبارہ دُنیا میں آئیگا۔ اور تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ جبکہ بقول مؤلف جناب رسالت پناہ کے بعد کسی امام کی ضرورت ہی نہیں ہے تو مسیح دوبارہ نازل ہو کر کس مرض کا علاج کریں گے۔ اور اگر بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام کی ضرورت نہیں ہے۔ تو جناب مسیح کو نزول کے وقت جو الہام ہوں گے وہ کس ضرورت کو پورا کریں گے اور اگر اُن کو کوئی الہام نہ ہوگا۔ اور وہ ایک خشک مُلاں کی حیثیت رکھیں گے۔ تو پھر امت محمدیہ کو ان کے وجود سے کیا فائدہ پہنچیگا۔ اگر کہو کہ وہ صرف دنیاوی بادشاہ کی حیثیت سے آئیں گے اور بزور شمشیر اسلامی سلطنت کو قائم کریں گے۔ اور تمام اہل کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ یا ان کو جبراً مسلمان کر دیں گے۔ تو یہ کتاب اللہ کی تعلیم کے صریح مخالف ہے۔ جو تمام دنیا کو پکار کر کہتی ہے کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ اور نیز جو یہ منادی کرتی ہے۔ کہ لَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ یعنی لوگ کبھی دین واحد پر قائم نہیں ہوں گے اور قیامت تک آپس میں اختلاف رکھیں گے۔ اور یہ عین فطرت انسانی کے مطابق کہا گیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ رنگ۔ شکل۔ بناوٹ۔ طاقت۔ عقل اور خیالات میں ایک انسان دوسرے انسان سے تفاوت رکھتا ہے۔ ایسا ہی امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ تمام لوگ اپنی مرضی اور خوشی سے ایک مذہب کے پیرو ہو جائیں گے۔ اور جبر کی تو ممانعت ہے ہی۔ پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ تمام دنیا مسلمان ہو جائیگی اور سب اہل کتاب ایمان لا کر اسلام میں ہو جائیں گے۔ شیطان کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے اس کا کام برابر جاری رہیگا۔ یہاں تک کہ دُنیا کا خاتمہ ہو جائے اگر کہو کہ جناب مسیح دوبارہ اسلام کی ترقی کے لئے دعا کرنے آئیں گے۔ اور ان کی دعا سے ایک عالمگیر اسلامی سلطنت قائم ہو جائے گی۔ اور اہل کتاب فناہ ہو جائیں گے۔ تو یہ بھی ایک طفلانہ خیال ہے۔ مسلمانوں کو خدا نے خیر الامت کہا ہے۔ کیا خیر الامت کے ربانی علماء اور مشائخ کی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اگر ہو سکتی ہے تو پھر مسیح ناصری کو دوبارہ دنیا میں آنے اور اپنے اوپر دو موتوں کے وارد کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کہو کہ وہ بادشاہ ہو کر اسلامی بادشاہوں کو مدد دینے آئیں گے۔ تو یہ بھی ایک خیالی پلاؤ ہے۔ جو مُلانے حجروں میں بیٹھ کر شیخ چلی کی طرح پکایا کرتے ہیں مسیح ناصری کا اپنا اقرار انجیل میں موجود ہے۔ کہ میں ظاہری سلطنت قائم کرنے والا نہیں ہوں۔ میری بادشاہت آسمانی ہے یعنی میں آسمانی نشانوں کے ذریعہ۔ سے دین کو زندہ کرنے آیا ہوں؟

خلیفہ کیسا چاہیئے مؤلف نے آیت استخلاف کا حوالہ دیا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ خدا وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں ایسے ہی خلیفے بنائے گا جیسا کہ اُس نے موسیٰ نبی کے بعد بنائے۔ مگر ساتھ ہی مؤلف یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ موسیٰ نبی کے بعد جو خلیفے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہری سلطنت کے مالک ہوئے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ مسلمانوں میں بھی ظاہری سلطنت چلانے والے خلیفے ہوں۔ اس لئے گویا مولف انکاری ہے کہ کوئی ایسا خلیفہ بھی امت محمدیہ میں قائم ہو سکتا ہے۔ جو محض آسمانی نشانوں اور قوی دلائل کے ساتھ اسلام کا حامی ہو لیکن یہ مولف کی غلط فہمی ہے۔ موسیٰ نبی کے بعد جو خلفاء گذرے ہیں۔ ان میں سے آخری خلیفہ مسیح ہے۔ جو انجیل میں اقراری ہے کہ وہ توریت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے آیا تھا۔ اور نیز اُس نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کی۔ کہ صدوقی اور فریسی یعنی علماء اور مشائخ جو کچھ کہتے ہیں وہ کرو۔ مگر جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ نہ کرو۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ موسیٰ نبی کے دین کو دوبارہ زندہ کرنے آیا تھا اور توریت کا عامل تھا۔ نیز اُس نے کہا کہ میں توریت کی پیشگوئی کے مطابق مسیح ہو کر آیا ہوں۔ اور جب علماء یہود نے یہ عذر کیا کہ ابھی تو ایلیا دوبارہ نہیں آیا۔ تو یہ تاویل کی کہ اس کا مثیل ہو کر یحییٰ نبی آیا ہے۔ گویا ایلیا ہی دوبارہ نازل ہوا۔ یہ واقعہ بھی اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ مسیح توریت کی پیشگوئی کے مطابق آخری خلیفہ سلسلہ موسویہ کا تھا۔ غرضیکہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ مسیح آخری خلیفہ جناب موسیٰ کا تھا۔ جو روحانی ہتھیاروں یعنی آسمانی نشانوں اور براہین نیرہ کے ساتھ دین کی حمایت کرتا تھا۔ اسی طرح ضرور تھا کہ محمدی سلسلے کا آخری خلیفہ بھی آسمانی نشانوں کے ساتھ آتا۔ اور دلائل اور براہین کے ساتھ دین قویم کی صداقت دنیا پر ظاہر کرتا؟

فہم قرآن مؤلف اس بات کو مانتا ہے کہ کتاب اللہ کو جیسا کہ نبی سمجھتا ہے۔ ایسا دیگر اشخاص نہیں سمجھ سکتے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی خیال ظاہر کرتا ہے کہ اب قرآن کے سمجھنے کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے گویا وہ نہیں چاہتا۔ کہ اب مسلمانوں میں کوئی ایسا شخص پیدا ہو۔ جو قرآن کو سب سے زیادہ سمجھے اور ان کو ایک سلسلہ حقہ میں منسلک کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ ہر ایک شخص کو اجتہاد کا حق حاصل ہے۔ اور وہ قرآن مجید کو سمجھ سکتا ہے۔ اگر وہ کوشش کرے۔ لیکن مؤلف نے

اس بات پر غور نہیں کیا - کہ افراد انسانی کی عقول مختلف ہوتی ہیں - اور فوق کل ذی علم علیم کے مطابق ایک فرد سب سے بڑھ کر ماننا پڑتا ہے - جس کے آگے دیگر اشخاص سر اطاعت جھکائیں - دُنیاوی سلسلہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک کی حکومت سے وحدت اور اتفاق قائم ہوتا ہے ورنہ انتظام قائم نہیں رہ سکتا - اسی طرح تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ روحانی سلسلہ کے لئے بھی ایک امام کی ضرورت ہے جو دیگر افراد امت پر بحیثیت تقدس تقوی - دیانت اور علم کے فوقیت رکھتا ہو - یہ الگ بات ہے - کہ ہر مسلمان کو قرآن پر تدبر کرنا چاہئے - لیکن اس سے یہ نہیں نکلتا - کہ امامت اور روحانی بادشاہت کی ضرورت نہیں ہے - اگر ایسا ہو - تو ہر ایک بزعم خود مجتہد بن جائے - اور اختلاف آرائے کی وجہ سے بیشمار فرقے پیدا ہو جائیں - اور دین کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں - اور سخت فتنہ و فساد پیدا ہو جائے - اور تقوی و طہارت اُٹھ جائے اور اسلامی جماعت پراگندہ ہو کر اسلام نابود ہو جائے - تعزیرات ہند تمام برٹش انڈیا کے لئے ایک تعزیری قانون ہے - اور تمام عدالتوں کو اس پر غور و تدبر کر کے فیصلہ دینے کا حکم ہے - لیکن اس کی کسی دفعہ کے صحیح معنے سمجھنے کے لئے بھی ہائی کورٹ (عدالت العالیہ) کا فیصلہ دیکھنا پڑتا ہے - تو قرآن کے اصل منشاء پانے کے لئے ہم اُس جج کی طرف کیوں رجوع نہ کریں جو آسمانی ہائی کورٹ سے ہمارے پاس اور حکماً عدلاً کے خطابات سے مشرف ہو -

آدم اول وثانی

مؤلف کہتا ہے کہ "جس چیز کی ابتدا ہے - اس کی انتہا بھی ہوتی ہے اور چونکہ انسان کی ابتدا آدم سے ہوئی ہے - اس واسطے ضروری ہے - کہ اس کی انتہا بھی آدم پر ہو - اور وہ انتہائی آدم جناب رسالت پناہ ہیں" اور پھر مؤلف حضرت اقدس کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے - کہ وہ بحیثیت خاتم الخلفاء ہونے کے آخری آدم ہیں - اس کے جواب میں مَیں کہتا ہوں کہ اگر انسان کی ابتدا بحیثیت جسم کے وجود آدم مانا جائے - تو پھر نہیں کہا جاسکتا - کہ جناب رسالت پناہ انتہائے آدم ہیں - کیونکہ ان کے وجود پر نوع انسان کا خاتمہ نہیں ہوا - اگر آدم سے مراد روحانی آدم لی جائے - تو تمام انبیاء جن کا دُنیا میں روحانی فیض جاری ہوا - آدم ہیں - اور جس طرح ہر ایک نبی کو بحیثیت افاضہ روحانیہ آدم کہا جاسکتا ہے - اور ایک آدم کے بعد دوسرا آدم مانا جاتا ہے - اسی طرح جناب رسالتؐ پناہ کے بعد دوسرا آدم ماننے میں عقلاً حرج نہیں ہے - پھر ظاہر ہے کہ جس طرح ظاہری حالت میں آدم کے بیٹے اس کے جسم کی خصوصیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں یعنی وہ سب قوی ان میں کم و بیش پائے جاتے ہیں - جو پہلے آدم کو دیئے گئے - اسی طرح اگر جناب رسالتؐ پناہ کو روحانی آدم مانا جائے تو لازماً ماننا پڑیگا - کہ جو لوگ پورے معنوں میں ان کے روحانی فیض سے تربیت پاکر بمنطوق آیہ کریمہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ بیٹا ہونے کی حیثیت سے حاصل کر لیں - وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے خواص اور قوے اپنے ساتھ رکھیں گے - ورنہ ان پر روحانی آدمزاد کا لفظ اطلاق نہیں پائے گا - کیونکہ جس طرح جسمانی حیثیت میں خدا نے آدم اول کو اس واسطے پیدا کیا تھا - کہ اس سے انسانی نسل جاری ہو اسی طرح بقول مولف آدم روحانی کو بھی اسی لئے خدا نے پیدا کیا ہوگا کہ اس سے روحانی سلسلہ جاری ہو - یعنی ایسے انسان پیدا ہوں جو وہی قوی روحانیہ اپنے اندر رکھتے ہوں جو روحانی آدم یعنی جناب رسالتؐ پناہ کو عطا کئے گئے - ورنہ جناب رسالت پناہ کا بقول مؤلف آدم ہونا جائز نہیں ہوگا - ایسا اگر خدا کو یہی منظور تھا - کہ جناب رسالتؐ پناہ کے ذریعہ اُن کے روحانی بیٹے پیدا ہوں - تو نہیں کہا جاسکتا کہ ان کے بیٹے قوت مکالمہ الٰہیہ نہیں رکھتے - جو جناب رسالتؐ پناہ میں پورے اور اتم طور پر پائی جاتی تھی - کیونکہ اگر یہ مانا جائے تو پھر جناب رسالت پناہ کو روحانی باپ نہیں کہہ سکتے - لیکن میں امید نہیں کرسکتا - کہ مؤلف جناب رسالتؐ پناہ کو معاذاللہ اس اعلیٰ درجہ روحانی سے معزول کر دیگا لہذا میں کہہ سکتا ہوں کہ مولف کے اپنے قول کے مطابق جناب رسالتؐ پناہ کے بعد ایسے وجود پیدا ہو سکتے ہیں جو اُن کے روحانی فیض سے بہرہ ور ہو کر وہی کمالات روحانیہ حاصل کریں - جو اُن کے روحانی باپ کو حاصل ہوئے - جن میں سے ایک مکالمہ الٰہیہ بھی ہے - پس مؤلف نے خود ہی ثابت کر دیا - کہ جناب رسالتؐ پناہ کے بعد وحی والہام بند نہیں ہوا -

ماتحت نبی

مؤلف کہتا ہے کہ دوسرے نبی کی ضرورت اس واسطے پڑتی ہے - کہ پہلے نبی کی کتاب محرف و مبدل ہو جاتی ہے - گویا مؤلف کے خیال کے مطابق ایک صحیح اور محفوظ کتاب کی موجودگی میں دوسرا نبی نہیں آسکتا - اور اسی طرح بزعم اس کے ایک نبی کی زندگی میں تو دوسرا نبی آسکتا ہی نہیں ہے - کیونکہ یہ تصور نہیں کیا جاسکتا - کہ ایک نبی کی زندگی میں ہی اس کی کتاب محرف اور مبدل ہو جائے - لیکن مؤلف کا یہ خیال بالکل غلط ہے - قرآن اس کی تردید کرتا ہے - قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابراہیم نبی علیہ البرکات کو کتاب دی گئی - اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے - کہ لوط نبی ان کے مریدوں میں سے تھے - جو ان پر ایمان لائے تھے اور چونکہ وہ ان پر ایمان لائے تھے - اس واسطے یہ نہیں کہا جاسکتا - کہ وہ ایک مستقل نبی تھے جو اپنی الگ کتاب لائے تھے - کیونکہ اگر وہ الگ کتاب لاتے - تو ان کو ابراہیم نبی کا مرید بننے کی ضرورت نہیں تھی - ابراہیم نبی کے دو بیٹے اسحٰق اور اسمٰعیل اور ایک پوتہ یعقوب ان کی زندگی میں نبی تھے اور ان کی کتاب کے پیرو تھے - یعقوب نبی کا یہ اقرار قرآن مجید میں موجود ہے - کہ وہ اپنے باپ دادا کے دین کے پیرو تھے یعقوب ہی کی زندگی میں یوسف نبی موجود تھے - جو قرآن میں اقرار کرتے ہیں - کہ وہ اپنے باپ دادا کے دین کے پیرو تھے - نیز قرآن سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے - کہ یوسف نبی کو یعقوب نبی کی زندگی میں الہام ہوا - اور وہ الہام الٰہی تھا - کیونکہ خدا اُس کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے - موسیٰ نبی کی زندگی میں دو مرد نبی اور بقول مؤلف ایک عورت یعنی جناب موسیٰ کی والدہ نبیہ موجود تھی - جناب موسیٰ کے وقت کے دو مرد نبیوں میں سے ایک ان کے بھائی ہارون نبی تھے - جو جناب موسیٰ کی کتاب توریت کے پیرو تھے اور جن کو خدا نے ان کا ہاتھ بٹانے اور ان کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے بھیجا تھا - اور دوسرا وہ عظیم الشان نبی تھا جس سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے موسیٰ نبی کو خدا نے حکم دیا تھا - یحییٰ نبی کے وقت میں عیسیٰ نبی موجود تھے اور جناب عیسیٰ بقول مؤلف ایک ایسی عورت سے پیدا ہوئے جو نبیہ تھی - اور جس کو ذکریا نبی نے پالا تھا - گویا زکریا نبی سے لیکر ایک تھوڑے سے زمانہ میں چار نبی ہوئے - داؤد نبی کی زندگی میں جو صاحب کتاب تھے ان کے بیٹے سلیمان نبی بنائے - اب مؤلف بتلائے کہ ابراہیم نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر اسحٰق - اسمٰعیل - یعقوب - لوط اور یوسف نبی ہوئے - یا خدا کے فضل کا ظہور ہوا - اور کیا مؤلف بتا سکتا ہے - کہ

جناب اسحٰق و اسمٰعیل و یعقوب و لوط کو خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح مولف یہ بھی بتا جائے۔ کہ ذکریا یحییٰ۔ مریم کون سے نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر نبی بنائے گئے۔ اور یہ بھی بتانا ہو گا کہ موسیٰ ہارون اور بقول مؤلف خضر میں سے کون سا نبی کسی نبی کی کتاب کے محرف و مبدل ہونے پر بھیجا گیا۔ اور اس بات پر بھی روشنی ڈالنی ہو گی۔ کہ داؤد نبی کی زندگی میں سلیمان نبی کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ لیکن میں نہیں امید کر سکتا۔ کہ مؤلف یا کوئی شخص یہ بتا سکتا ہے۔ کہ ابراہیم نبی کی کتاب ان کی زندگی میں محرف و مبدل کر دی گئی تھی۔ یا ان کی یا ان کی کتاب کی موجودگی میں ان نبیوں کو کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔ جو ان کے دین کے پیرو تھے یا موسیٰ نبی اور ان کی کتاب کی موجودگی میں ان کے بھائی ہارون نبی اور اُن کی ماں اور بقول مؤلف خضر نبی کو کوئی الہام ربانی نہیں ہوا تھا یا عیسیٰ نبی کی زندگی میں یحییٰ اور مریم کو یا زکریا نبی کی موجودگی میں یحییٰ اور مریم کو کوئی الہام نہیں ہوا تھا یا داؤد نبی کے بیٹے سلیمان نبی کو نعمت الہام سے محروم رکھا گیا تھا اور اگر ایک نبی کی زندگی میں یا اس کی کتاب کے صحیح سالم ہونے کی حالت میں دوسرے نبی ہوتے رہے اور اُن کو الہام ہوتے رہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ یہ کہا جائے کہ نبی اُس وقت آتا ہے یا الہام کی اُس وقت ضرورت پڑتی ہے۔ جبکہ پہلے نبی کی کتاب محرف و مبدل ہونے کی وجہ سے قابل عمل نہ رہے۔ اور اس واسطے یہ کہنے کے لئے بھی کوئی وجہ نہیں ہے کہ چونکہ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وہ محرف و مبدل نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔ اس لئے اس کی موجودگی میں ایسے الہام ربانی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو اگلے نبیوں کو ہوا۔ جب کہ ہم خدا کی سُنت قدیمہ میں یہ بات موجود پاتے ہیں۔ کہ وہ ایک نبی کی زندگی میں اس کے گھر میں ایک اور نبی پیدا کر دیتا رہا ہے۔ جو صرف اس واسطے نبی کہلاتا ہے۔ کہ خدا کا مکالمہ اور مخاطبہ اس سے ہوتا ہے۔ اس کی سُنت میں پایا جاتا ہے کہ وہ ایک نبی کو کتاب دیتا ہے۔ اور دوسرے نبی کو اس کی زندگی میں یا اُس کی وفات کے بعد اس کی کتاب کے احکام کی اشاعت کے لئے بھیج دیتا ہے۔ اور اس کو اپنے الہام سے اسی طرح مشرف کرتا ہے۔ جس طرح اس نے کتاب والے نبی کو مشرف کیا ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ قرآن کی موجودگی میں کسی الہام کی ضرورت نہیں ہے یا کسی بندۂ خدا پر دین اسلام کی حمایت اور تقویت کے لئے اور ربانی نشانات کو تازہ کرنے کے لئے اور خدا کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے کے لئے وحی اور الہام نازل نہیں ہو سکتا یہ کہنے کے برابر ہے۔ کہ خدا نے اپنی سُنت قدیمہ کو تبدیل کر دیا ہے۔ یا اُس کی صفت مکالمہ معطل اور بیکار ہو گئی ہے۔ یا وہ معاذ اللہ بولنے کے بعد گونگا ہو گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

الہامی کتاب

آریہ صاحبان کے ایک جلسہ میں پیش کرنے کے واسطے چند سوال لکھے گئے تھے۔ مگر بہ سبب تنگی وقت سارے سوال پیش نہ ہو سکے۔ ان میں سے ایک سوال درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خدا کی الہامی کتاب ایسی ہونی چاہئے جو انسان کی روحانی ترقی کی تمام باتیں بتلائے اور جو باتیں اس کی روح کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ اُن سے اسے آگاہ کرے اور بچائے۔ آریہ صاحبان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ بُت پرستی اور جھوٹھ بولنا بُری چیزیں ہیں۔ اور انسان کے واسطے دکھ دینے والی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کس الہامی کتاب نے ان بدیوں سے ہم کو روکا ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ؎ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی اللہ ومنھم من [illegible] علیہ۔

پہلے یہ ناپاک باتیں کہ انسان بت کی پوجا کرے یا جھوٹھ بولے تم ان سے بچو۔ اب ہم سوال کرتے ہیں کہ ویدوں کی کوئی شُرتی ہمارے سامنے آپ پڑھیں۔ جس میں اس صفائی کے ساتھ بت پرستی اور دروغ گوئی کی مخالفت ہو اور اگر نہیں ہے۔ تو پھر آپ کس طرح کسی شخص کو ان باتوں سے روک سکتے ہیں جب اپ سے آپ کی کتاب مقدس لوگوں کو منع نہیں کرتی اُس سے منع کرنے کا آپ کو کیا حق ہے۔ یہ کہنا ٹھیک نہ ہو گا۔ کہ جس زمانہ میں وید تھے اُس زمانہ میں کوئی بُت پوجتا ہی نہ تھا نہ کوئی جھوٹھ بولتا تھا۔ اس واسطے ایسے حکموں کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ اول تو جس صورت میں وید ہمیشہ کے واسطے ایک ہی کتاب مانی جاتی ہے اور کوئی دوسری کتاب نہیں آنی تو ہمیشہ کے واسطے انسان کی تمام روحانی ضرورتوں کا اس میں ذکر آنا چاہئے۔ دوم یہ بات بھی غلط ہے کہ صرف ابتدائی انسانوں کی حالت کے مطابق وید ہیں۔ کیونکہ ویدوں میں جنگ کے قواعد ہیں کہ کس طرح لڑنا اور دشمن کو مارنا چاہئے تو کیا انسان پیدا ہوتے ہی آپس میں لڑنے لگ پڑے تھے یا ویدوں نے حسب ضرورت نیوگ کی اجازت دی ہے۔ تو کیا انسان پیدا ہوتے ہی ایسے نامرد تھے کہ ان کو دوسرے مردوں کی تلاش اپنی بیبیوں کے واسطے کرنی پڑی۔ غرض خدائی کتاب کا یہ خاصہ ہونا چاہئے۔ کہ جب تک وہ دُنیا میں جاری ہے۔ تب تک کے لوگوں کی روحانی امراض کو دور کرے اور ان کو شفا دیوے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ ایک عام فہم بات ہے اس واسطے ویدوں میں اس کے ذکر کی ضرورت نہ تھی۔ تو میں کہتا ہوں کہ بڑی سی بڑی مشکل ایجادیں بھی جب دنیا کے سامنے آجاتی ہیں۔ تو عام فہم ہو جاتی ہیں۔ جب خدا کے پاک رسولوں نے اور قرآن شریف نے اس تعلیم کو دنیا میں پھیلا دیا تو بیشک یہ عام فہم ہو گئیں لیکن پھر بھی ویدوں میں اس کی وضاحت نہ ہونے کے سبب بعض آریہ بھی اس پر عمل کرنا ضروری نہیں جانتے۔ جیسا کہ لاہور کے ایک اخبار میں چھپا تھا کہ آریہ سماج کے ایک بڑے لیڈر لالہ روشن لال صاحب بی۔ اے بیرسٹر نے کانشی رام صاحب وید کے مکان پر۔ رائے نرائن داس صاحب ڈسٹرکٹ جج و بھگت ایشر داس ایم۔ اے۔ و چودھری رام بھجدت صاحب وغیرہ وغیرہ کے سامنے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ کہ آریہ سماج کی رکھشا کی خاطر جھوٹھ بولنا جائز ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ آپ ویدوں میں سے اس کے بالمقابل کوئی شرتی دکھائیں اور اگر آپ نہ دکھا سکیں۔ تو آپ کو از روئے انصاف یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ کم از کم اس بارے میں تو قرآن شریف کی تعلیم کامل ہے اور اس معاملہ میں آریہ صاحبان ویدوں میں سے کوئی حکم نہ پانے کے سبب قرآن شریف کے حکم کو صحیح اور قابل تعریف پانے کے سبب اس پر عمل کریں گے +

مولوی فاضل عرب عبد المحی صاحب

اپنے خط میں جو انہوں نے عدن سے بھیجا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر کے ملاحظہ کے بعد ہم جہاز میں سوار ہوئے - ۱۶ - اکتوبر کو حضرت میاں صاحب سیکنڈ کلاس میں ہیں اور میں درجہ سوم میں جس میں تین عرب اور میرے ساتھ ہیں - جو خلیق ہیں - پہلی شب میں سمندر کے آواز کے سبب میں بیدار رہا - تو تیز ہوا کی آواز کے سبب ڈر گیا اور میں نے سمجھا کہ میری موت قریب ہے اور میں رو دیا - اپنے لئے بلکہ اپنے معزز مخدوم رفیق کی تکلیف کے خیال سے - لیکن رات خیریت سے گذر گئی اور صبح جب میں نے میاں صاحب سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ رات آرام سے رہے ایسا ہی میں دوسری شب بھی گھبرایا - ورجہاز میں گوشت نصرانی پکاتے ہیں اسواسطے ہم ان کا پکایا ہوا نہیں کھاتے - کیونکہ معلوم نہیں کس طرح ذبح کیا ہوا ہے روٹی اور دیگر اشیاء پر گذارہ کر لیتے ہیں - جہاز کے فرنگی جب جہاز کو دھونے لگتے ہیں تو بالکل ننگے ہو جاتے ہیں - کچھ شرم نہیں کرتے - ور میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی مسجد ہے جیسی کہ میں نے عمر بھر نہیں دیکھی اس میں ایک بڑا رئیس بیٹھا ہے جس کا نام محمد محمود ہے - میں گیا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا اور حضرت میاں محمود احمد صاحب نے اُسے کہا کہ آپ نے ایک عصاء دینے کا وعدہ کیا تھا - اُس نے جواب دیا کہ ہاں عائشہ کے گھر میں ایک انار کا عصاء ہے وہ میں تجھے دوں گا - پھر اپنے غلام کو کہا اور غلام اس کا شیخ عبد الرحمان قادیانی ہے کہ جاؤ انار کا عصاء لاؤ جو عائشہ کے گھر میں ہے اور میاں محمود احمد کو دے دو اس کے بعد میں بیدار ہوا -

از عدن - ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۲ء

تلاش گم شدہ

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسمیٰ فضل کریم جو پہلے قادیان کے بعض دفاتر میں کلرک بھی رہ چکا ہے اور دراصل متوطن شادیوال ضلع گجرات کا ہے کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہے کسی صاحب کو معلوم ہو تو خبر کریں - حلیہ یہ ہے گورا رنگ - داڑھی چھوٹی - چھریرا بدن - میانہ قد انگریزی اُردو خوشخط لکھ سکتا ہے - فقیرانہ الفی پہنتا ہے -

درخواست جنازہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے برادر زادہ حکیم سردار محمد صاحب احمدی اپنے وطن میانی ضلع شاہ پور میں یکم نومبر کو فوت ہوئے - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم بڑے نیک اور مخلص احمدی تھے اللہ تعالیٰ مغفرۃ کرے احباب دعائے جنازہ سے مرحوم کی امداد فرماویں

خطبات احمدیہ

حضرت مسیح موعود کے خطبات جمعہ و عیدین و نکاح ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب عمدہ کاغذ پر خوشخط چھاپے گئے ہیں - قیمت ۸ر فی نسخہ - ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر - قادیان

ٹریکٹوں کے حاصل کرنے میں آسانی

برادر دوست محمد ایک تجویز کرتے ہیں - کہ احباب سلسلہ احمدیہ جو قادیان سے باہر کوئی ٹریکٹ لکھیں وہ اپنے ٹریکٹ بدر ایجنسی میں بھیجا کریں یہاں سے منگوانا سب کو آسان ہوگا اور خط و کتابت بھی مرکزی مقام سے رہتی ہے یا کچھ منگوایا جاتا ہے سب اشیاء اکٹھی آجایا کریں - جو احباب پسند کریں ان کے واسطے بدر ایجنسی اس خدمت کو ادا کرنے کے لئے بخوشی طیار ہے -

سندھ

عیسائیوں کا جال بھی سب جگہ پھیلا ہوا ہے اللہ ہی ان کے شر سے بچاوے اور اسلام کی تائید میں اپنے نشان دکھلائے - علاقہ سندھ میں ایک جگہ کوئی مشہور آدمی عیسائیوں کے پھندے میں پھنس گیا ہے وہاں کے لوگوں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم اور ایک اور شخص کو وہاں جانے کا حکم دیا ہے -

المفتی

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر امام پانچ رکعت سہواً پڑھ جائے تو پھر کیا کرنا چاہیئے فرمایا حدیث سے ثابت ہے کہ سجدہ سہو کر لیا جائے -

دُرّہ نادرہ

حسن نظامی صاحب کی وہ کتاب بہت مشہور ہو چکی ہے جس میں انہوں نے بعض مشائخ شام و عرب و مصر کی ملاقات اور گفتگو کی بناء پر یہ لکھا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی آنے والا ہے اور شاہ انگلستان مسلمان ہو جائے گا - شہر آگرہ کے جناب نادر علی صاحب وکیل نے حسن نظامی صاحب کے ان خیالات کی تردید میں ایک کتاب لکھی ہے اور اس کا نام درۂ نادر رکھا ہے - اس میں شک نہیں کہ حسن نظامی صاحب نے جن خیالات کا اظہار اپنی کتاب میں کیا ہے وہ کسی معقول دلیل پر مبنی نہیں لیکن وکیل صاحب نے بھی اس کے رد میں زیادہ تر بدظنی سے کام لیا ہے یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی ملہم من اللہ دنیا میں پیدا ہوتا ہے - تو الہامی بارش کے وقت جو انتشار روحانیت ہوتا ہے اس کا کچھ اثر بعض دوسرے لوگوں تک بھی پہنچتا ہے گو ان کی بعض کمزوریوں کے سبب وہ امر ان تک پہنچتے ہوئے کچھ مشتبہ حالت میں ہو جاتا ہے جیسا کہ دربار کابل کی خبریں بعض دفعہ پشاور کی بازاری گپ میں جب شائع ہوتی ہیں تو گو وہ پورے طور پر قابل اعتبار نہیں ہوتیں - تاہم کچھ اصلیت اس میں گاہے نکل ہی آتی ہے ایسا ہی یہ بات ممکن ہے کہ کسی شیخ پر قرب قیامت اور مہدی کا آنا منکشف ہوا ہو - گو اس میں وقت کے متعلق کچھ دھندلا پن بھی ہو اور بعض واقعہ شدہ امور کو ہنوز ہونیوالا سمجھا گیا ہو - علاوہ ازیں ظہور کا لفظ بھی کئی ایک مضمون پر بولا جا سکتا ہے - جب ایک شخص دنیا میں آیا پر ہنوز کثرت سے وہ پہچانا نہیں گیا تو گویا وہ ابھی تک مخفی ہی ہے - بہر حال وکیل صاحب کی کتاب دفتر اخبار المشیر مراد آباد سے بقیمت ۳ر مل سکتی ہے - محصول ڈاک ۰ر فی کتاب ہے -

حقیقت کیمیا حصہ اوّل

اس کتاب میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سونا چاندی مصنوعی بھی کیمیاوی ترکیب سے بن سکتا ہے گو اس کے بنانے کی محنت ایسی ہوتی ہے کہ کوہ کندن و کاہ برآوردن والا معاملہ ہو اور نیز وہ خالص سونا چاندی نہیں ہوتا ہاں اس طرح فروخت ہو سکتا ہے جیسا کہ امریکن طلاء یا ہم کہتے ہیں جرمن سلور - اس کتاب کے اجزاء میں استخاروں کے متعلق عجیب ڈھکوسلے اور منتر لکھے گئے ہیں - قیمت کتاب ۱۲ر فی نسخہ -

ملنے کا پتہ صاحب مصنف

سید محمد حیات صاحب بتوسط جناب سید محمد عبد القادر صاحب بی - اے - آبکاری گودام - آگرہ